نظرات

افسوس ہے ہماری انجمن علم وعمل کی ایک اور شمع روشن بجھ گئی، یعنی مولانا سید محمد میاں نے مختصر علالت کے بعد ۷۴ برس کی عمر میں ۲۲ اکتوبر کو عین مغرب کے وقت ارون ہسپتال میں داعی اجل کو لبیک کہا اور راہی ملک بقا ہوگئے، اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا گوناگوں علمی وعملی کمالات کے جو ایک شخص میں شاذ ونادر ہی جمع ہوتے ہیں جامع تھے، ایک طرف وہ بلند پایہ عالم، فقیہ ومحدث تھے دوسری طرف جنگ حریت وآزادی کے نہایت بہادر اور بے خوف سپاہی، ایک طرف مورخ ومحقق اور کثیر التصانیف مصنف، اور دوسری جانب اعلیٰ دفتری اور تنظیمی صلاحیتوں کے مالک، ایک طرف عابد شب زندہ دار اور دوسری طرف نہایت متواضع اور خلیق وملنسار، بے لوث وبے غرض، نام ونمود سے دور، شہرت ووجاہت طلبی سے نفور، نرم دم گفتار اور گرم بوقت پیکار مرحوم دیوبند کے سادات رضوی سے تعلق رکھتے تھے اس لئے دیوبند میں پیدا ہوئے اور وہیں از اول تا آخر تعلیم حاصل کی، فراغت کے بعد بعض مقامات پر مدرس رہے مگر پھر جمعیت علماء سے وابستہ ہوئے تو اسی کے ہو کر رہ گئے، وہ مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی رحمۃ اللہ علیہ کے دست راست تھے، اس سلسلے میں کئی مرتبہ جیل بھی گئے، باتیں کم کرتے تھے اور کام زیادہ، نہایت سمجھ بوجھ اور ہوش وگوش کے انسان تھے اور نہایت چست اور مستعد، حقیقت یہ ہے کہ جمعیت کے دفتری نظم ونسق کا بھرم ان کے دم سے قائم تھا۔ اگرچہ ایک عرصہ سے درس وتدریس کا باقاعدہ سلسلہ نہیں رہا تھا لیکن مطالعۂ کتب اور تصنیف وتالیف کا ذوق فطری تھا اس بنا پر جمعیت علماء کی ہنگامہ خیز اور شبانہ روز مصروفیات کے باوجود وہ پابندی سے اس میں بھی لگے رہے، چنانچہ اسی زمانہ میں دو کتابیں

"علمائے ہند کا شاندار ماضی" (تین جلدوں میں) اور "علمائے حق" (۲ جلدوں میں) ان کے قلم سے نکلیں اور شائع ہوتے ہی ارباب علم و ذوق کے حلقوں میں مقبول و مشتہر ہوگئیں، مشرق و مغرب میں ان سے استفادہ کیا گیا اور ان دونوں کتابوں کی حیثیت "حوالہ کی کتاب" (Reference Book) کی ہوگئی، چنانچہ اس وقت بھی جبکہ یہ سطریں لکھی جارہی ہیں راقم الحروف کی میز پر کنیڈا کے زمانۂ قیام کے اپنے شاگرد ڈاکٹر لیحنا فرڈمان پروفیسر عبرانی یونیورسٹی، یروشلم کا ایک خط رکھا ہوا ہے جس میں انھوں نے مولانا مرحوم کی بعض کتابوں سے متعلق استفسار کیا ہے، اس سے پہلے انھیں کی نگرانی میں مرتب کی ہوئی ایک کتاب "عہد حاضر کے علمائے اسلام" کے نام سے انگریزی میں یروشلم یونیورسٹی سے شائع ہوچکی ہے جس پر راقم الحروف کا تبصرہ اسلامک کلچر، حیدر آباد میں نکل چکا ہے، اس کتاب میں بھی کئی جگہ مولانا مرحوم کی ان کتابوں کے حوالے موجود ہیں۔

تقسیم کے بعد ملک میں جو حالات پیدا ہوئے انھوں نے بہت سے شیران بیشۂ شجاعت و قوم پروری کو دل شکستہ و بیزار کر کے عملی سیاسیات سے ترک تعلق پر مجبور کر دیا۔ مرحوم بھی انھیں میں سے تھے، لیکن جب تک مولانا حفظ الرحمٰن صاحب حیات رہے وہ جمعیت سے لگے چپٹے رہے اور اس دور میں انھوں نے ایک بڑا کام یہ کیا کہ جمعیت کے منصوبۂ دینی تعلیم کے ماتحت مکاتب کے لئے ایک اعلیٰ درجہ کا نصاب تعلیم مرتب کر کے اس کے مطابق بچوں اور بچیوں کے لئے کتابیں لکھ ڈالیں جو گھر گھر مقبول ہوئیں اور مشہور ہوگئیں، ۱۹۶۲ء میں مولانا حفظ الرحمٰن خدا کو پیارے ہوئے تو کچھ دنوں کے بعد مولانا سید محمد میاں جمعیت علما کی نظامت اعلیٰ سے مستعفی ہو کر خانہ نشین ہوگئے اور اب انھوں نے اپنے تئیں درس و تدریس، تصنیف و تالیف، افتاء اور رکن مجلس شوریٰ کی حیثیت سے دارالعلوم دیوبند کی خدمت کے لئے ہمہ تن وقف کر دیا، اس زمانہ میں مدرسۂ امینیہ دہلی میں شیخ الحدیث کی حیثیت سے حدیث کا درس دیتے رہے اور سیرت اور دوسرے دینی و تاریخی موضوعات پر متعدد چھوٹی بڑی کتابیں تصنیف کیں جو اُن کے قبائے علم و فضل کا تکمۂ زریں ہیں، لکھنے پر مولانا کو اس درجہ قدرت تھی کہ